98769 ـ الیکٹرانک گیمز پروگرام کا حکم

سوال

کیا کمپیوٹر اور موبائل میں کھیلی جانے والی (بغیر موسیقی) گیمز تیار کرنا اور فروخت کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

الیکٹرانک گیمز میں دو طرح سے خطرہ ہے:

پہلی وجہ:

گیم کے طریقہ اور گیم بنانے والوں نے جس صیغہ پر گیم تیار کی ہے.

دوسری وجہ:

اس گیم کو استعمال کرنے، اور لوگوں کا اسے اپنانے کی کیفیت میں.

گیم کے طریقہ اور اس میں جو تصاویر اور مراحل و اہداف پائے جاتے ہیں: اس کے متعلق گیم تیار کرنے والی کمپنی ذمہ دار ہے، وہ ہی ان گیمز کو بہترین اور قیمتی اہداف کی طرف لے جانے کی استطاعت رکھتی ہے، کہ گیم کھیلنے والے کے ذہن میں بہترین اخلاق و عادات پیدا کی جائیں، اور سوچ و بچار اور غور و فکر اور ذہانت کو ابھارا جائے، اور اچانک پیدا ہو جانے والے حالات حسن تصرف اور لین دین کا بہتر طریقہ سکھایا جائے اور تربیت کی جائے، اس کے ساتھ ساتھ ان کھیلوں کو کھیلنے والے کے لیے اس میں مباح قسم کی تفریح اور نفع اور تسلی و تشفی ہو.

بلا شك الیکٹرانک گیمز کا پروگرام تیار کرنے والے کو ان کھیلوں کی تفصیل بہت زیادہ دقیق طرح سے معلوم ہوتی ہے جس گیم کو وہ تیار کر گے فروخت کرنا چاہتے ہیں، اور وہ اس چیز کا ادراك کر سکتے ہیں جس کا مطالبہ مربی کرتے ہیں کہ استعمال کی نگرانی اور پروڈکٹ صحیح ہو، اور خاص کر جبکہ ریسرچ اور سروے بہت زیادہ بڑھ چکا ہے،اور یہ مطالبہ بھی بہت زیادہ ہو رہا ہے کہ بچوں کو گیمز کے تاجروں اور کمپنیوں سے نجات دلائی جائے جو صرف مال بٹورنا چاہتے ہیں.

چنانچہ وہ گیمز جو صرف قتل کی عادی بناتی ہیں، یا پھر چور اور زیادتی کرنے کی یہ ان کھیلوں کی طرح نہیں جو بچے

میں شجاعت و بہادری اور حرام سے دفاع،اور امانت کی حفاظت اور صاحب حق کو ا سکا حق واپس دلوانے کا باعث بنے۔

اسی طرح وہ کھیلیں اور گیمز جو تفکیر و سوچ پر مقید ہیں، اور ذہن کو محدود اعمال اور دیکھنے میں محصور کر کے رکھ دیں، یہ ان کھیلوں کی طرح نہیں جو ذہن کو غور و فکر اور نتائج اور نئی سوچ کی طرف لے جائیں.

لیکن ہم یہ طمع اور خواہش رکھتے ہیں کہ یہ کھیل نیك و صالح قسم کی عادات و اطور پیدا کرنے کی طرف جائیں، مثلا اطاعت و فرمانبرداری کی پابندی جس میں سب سے اہم ترین نماز وغیرہ کی پابندی ہے، اور وقت کی قدر و حفاظت، اور علم تدریس کا اہتمام، اور سچائی و امانت اور وفاداری وغیرہ کو اختیار کرنا.

ان اقدار اور اخلاق کی کلی ترکیب کھیل اور گیمز کی تیاری ہی نہیں بلکہ اس گیم کو کھیلنےاوراستعمال کرنے والوں کا بھی کسی طریقہ سے خیال کرنا ہوگا، تا کہ اسے کھیلنے والوں کے ذہن میں بیٹھ جائے، جو کہ غالبا ابھی عمر کے ابتدائی حصہ میں ہیں.

خطرناك چیز تو یہ ہے کہ ان گیمز کی تقلید اور نقل کرنے کی کوشش کرنا جو اخلاقی اقدار کی تجارت کرنے والی کمپنیاں تیار کرتی ہیں، جن کا مقصد گیمز کی تیاری میں مقصد صرف نفع و شہوت، اور زیادہ مال کمانا ہوتا ہے، چاہے وہ خاندان کی سطح پر ہو یا معاشرتی سطح پر.

اور اس طرح کے پروگرام ہمارے پاس غیر مسلموں کی جانب سے آتے ہیں، اور افسوس تو یہ ہے کہ ایسے کھیل اور گیمز مسلمان کمپنیوں کی جانب سے بھی مارکیٹ میں آتے ہیں جو کمپنیاں اپنی دینی تعلیم اور معاشرتی اقدار سے غافل ہو چکی ہیں.

اس لیے آپ ان گیمز میں بہت ساری ۔ اگر ہم اکثریت کا نہ کہیں ۔ گیمز جوا اور جادو، اور موسیقی کو مباح کیے ہوئے ہیں،اور ان میں صلیب کی تصاویر، اور خیالی قصے جو کہ غیبی چیزوں مثلا جنت و جہنم، اور فرشتے، اور موت کے اٹھایا جانے جیسی غیبی چیزوں پر ایمان میں خلل پیدا کرنے کا باعث بنتی ہیں.

اور اگر مسلمان پروگرامر یعنی گمیز تیار کرنے والا مسلمان شخص اس پر غور کرے تو اسے یہ معلوم ہو گا کہ انٹرنیشنل پروگرامز کمپنیاں اپنے اعتقادات اور اپنے دین ۔ باوجود اس دین کے باطل ہونے کے ۔ کی دعوت دینے پر بہت زیادہ حریص ہیں، اوروہ اپنے اعتقادات لوگوں کے ذہنوں میں بٹھانے کی کوشش کر رہی ہیں، تو یہ مسلمان شخص اپنے دین، اور اخلاق فاضلہ اپنے اس پروگرام میں کیوں دینے سے غافل ہے ؟ !

سوال نمبر (71170) کے جواب میں کارٹون فلم کا حکم بیان کیا گیا ہے، اور وہاں اوپر بیان کردہ افکار میں سے کچھ کو بیان کیا گیا ہے، آپ اس کی مطالعہ کریں.

اور ان گیمز کو استعمال کرنے، اور اسے عادت بنانے کے طریقہ سے جو خطرہ لاحق ہے، اس کے متعلق کلام بہت وسیع ہے: ہو سکتا ہے اس کے ساتھ پروگرامر کا تعلق نہ ہو، لیکن اس کے استعمال کا افضل طریقہ جس سے فوائد حاصل ہوں، اور نقصانات ختم ہوں کی راہنمائی کرنے میں کیا حرج ہے، جب کمپنی کوئی گیم تیار کرے تو اس کی ابتدا میں ان تعلیمات کو نشر کرے؟

یا پھر یہ تعلیمات سی ڈی کے ساتھ ایك ورق پر لکھ کر پرنٹ کر دی جائیں، اور اسی طرح اس سی ڈی کو اپنے بچوں کے لیے خریدنے والے والدین کے لیے بھی کچھ راہنمائی کر دی جائے.

اور اس سے مقصود صرف یہ ہو کہ اس قسم کی تفریح سے نفع مند توجیہ کی راہنمائی کی جائے، تا کہ بچوں کے اوقات پرزیادتی نہ ہو، اور یہ گیمز ان کے دینی اور دنیاوی واجبات میں اور ان کے مابین حائل نہ ہو.

اور اسے کثرت و مبالغہ کے ساتھ استعمال سے متوقع خطرات سے تنبیہ کی جائے: مثلا آنکھوں کی بینائی کم ہونے کا خطرہ، اور کمر، اور کان وغیرہ کو پیش آنے والے خطرات.

اور اسی طرح ہر کھیل کے ساتھ یہ بھی تنبیہ کی جائے کہ یہ کھیل کس عمر کے لیے مناسب ہے، کیونکہ یہ تو ہر ایك کو معلوم ہے کہ بڑوں کے کھیلنے والی گیمز بچوں کے کھیلنے کے قابل نہیں ہوتیں، اور اسی طرح بچوں کی گیمز بڑوں کے لیے نہیں، اس لیے ہر ایك کے لیے مناسب چیز کا التزام کرنے کی حرص رکھنی چاہیے، اور یہ سب کچھ راہنمائی کا محتاج ہے، جسے صرف وہی پروگرامر جانتا ہے جو اللہ تعالی سے ڈرنے والا ہو، اور جو کامل ہوش و حواس رکھتا ہو، اور اپنے اور دینی معاشرے کی مسؤلیت کی ذمہ داری کا احساس کرنے والا ہو.

خلاصہ:

جو پروگرامر مندرجہ بالا شرعی اصول و ضوابط کا التزام کریگا، اور اپنے کام میں ان اشیاء کی کا خیال رکھےگا جس کی اوپر تنبیہ کی گئی ہے، تو پھر وہ جو کچھ بھی بنائے ـ ان شاء اللہ ـ اس میں کوئی حرج نہیں، بلکہ امید ہے اسے شر کےمقابلے میں خیر و بھلائی پھیلانے کی بنا پر اجروثواب حاثل ہوگا، اور اللہ سبحانہ و تعالی اس کے دل اور اس کے ارادہ پرمطلع ہے.

اور الیکٹرانك گیمز کا حکم جاننے کے لیے آپ سوال نمبر (2898) کے جواب کا بھی آپ مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .